سوال

(196) فرضیت صدقۃ الفطر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المحلیٰ ص ۱۸، ج ۲ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ صدقہ فطر کی فرضیت کے قائل نہیں، اس سلسلہ میں نسائی کی ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ صدقۃ الفطر کی شرعی حیثیت واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس انسانی کے تزکیہ کےلیے اور مالی خرابی کو دور کرنے کےلیے زکوۃ فرض کی ہے، اسی طرح روزے کے دوران سرزد ہونے والے کسی لغو کام اورنامناسب بات سے روزے کی تطہیر کےلیے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''صدقۃ الفطر کی فرضیت کا بیان''[1] پھر آپ نے اپنے اسلوب کے مطابق بطورتائید ابوالعالیۃ عطا رحمۃ اللہ علیہ اورابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا موقف پیش کیا ہے کہ یہ حضرات بھی اس کی فرضیت کے قائل تھے، بطوردلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض قرار دیا تھا۔[2] امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے واقعی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ صدقہ فطر کی فرضیت کے قائل نہیں تھے جیسا کہ سوال میں اس کی وضاحت ہے لیکن امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت مبنی برحقیقت نہیں ہے۔کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں: زکوۃ اہل دیہات پر بھی فرض ہے جیسا کہ شہر کے رہنے والوں کےلیے اس کی ادائیگی ضروری ہے[3]۔

اس سلسلہ میں جو روایت پیش کی جاتی ہیں وہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زکوۃ اموال کا حکم نازل ہونے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، جب زکوۃ کے احکام نازل ہوئے تو پھر آپ نے اس کے متعلق دوبارہ کوئی حکم نہ دیا اورنہ ہی اس کی ادائیگی سے منع فرمایا، البتہ ہم اسے ادا کرتے رہے۔[4] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کا جواب بایں الفاظ دیا ہے: ''جب صدقہ فطر پہلے فرض قرار دیا گیا تھا توزکوۃ اموال کے حکم کے نزول کے ساتھ اس کی فرضیت منسوخ نہیں ہوگی، کیونکہ ایک فرض کا نازل ہونا دوسرے فرض کے ساقط ہونے کو مستلزم نہیں جبکہ دونوں کی حیثیت بھی الگ الگ ہے کیونکہ صدقہ فطر، نفوس سے متعلق ہے جبکہ زکوۃ، اموال سے تعلق رکھتی ہے۔''[5] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب عقل و نقل کے عین مطابق ہے اوراس روایت سے صدقہ فطر کی فرضیت منسوخ نہیں ہوتی، نیز اس کی ادائیگی فرض ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں صدقہ فطر کو ''زکوۃ رمضان'' قرار دیا ہے۔[6] اس کے علاوہ متعدد محدثین کرام نے اس کی فرضیت کے متعلق عنوانات قائم کیے ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: 1۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عنوان اس طرح ہے: ''فرض صدقۃ الفطر'' صدقہ فطر کی

فرضیت کا بیان۔ 2۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا عنوان بایں الفاظ ہے۔ ''فرض زکوۃ رمضان'' زکوۃ رمضان فرض ہے۔ 3۔ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس امر کی دلیل کہ زکوۃ اموال کی فرضیت سے پہلے بھی صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم تھا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ نزول حکم زکوۃ اموال کے بعد بھی صدقہ فطر کی فرضیت برقرار ہے اور زکوۃ کی فرضیت کے بعد صدقہ فطر کی فرضیت کو منسوخ قرار دینا انتہائی محل نظر ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الزکوۃ، باب نمبر ۷۰۔

[2] صحیح بخاری، الزکوۃ: ۱۵۰۳۔

[3] موطا امام مالک مع تنویر الحوالک، ص ۲۰۹۔

[4] نسائی، الزکوۃ: ۲۵۰۰۹۔

[5] فتح الباری، ص ۴۶۳، ج ۳۔

[6] نسائی، الزکوۃ: ۲۵۰۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:194

محدث فتویٰ